مندرجہ احادیث میں سے بعض پر بحثیں ہو سکتی ہیں، مگر اتنی گنجائش نہیں۔ اصل سوال دوسرا ہے جیسے عرض کر دیا گیا۔

اسلامی انقلاب دا سندلیہ | مجموعۂ کلام جناب عبداللہ شاکر صاحب۔ ناشر: اسلامی پبلیکیشنز، لاہور۔ (۱۳۔ ای شاہ عالم مارکیٹ) قیمت -/۳۳ روپے

عبداللہ شاکر اپنے خاص رنگ کے واحد پنجابی شاعر ہیں۔ ان کا لہجہ انقلابی ہے۔ وہ معاشرے کے احوال کی اذیت ناک تصاویر سامنے لاتے ہیں۔ مقصدی بنیاد اُن کی اسلامی فکر پر ہے۔ اپنے ہم قسم شعرائے اُردو کی طرح وہ آگے آگے لپکنے کی کوشش نہیں کرتے، یہ ایک طرح کی فنی غیرت مندی ہے۔

اسلامی انقلاب کا سندلیہ کا مطلب ہے، اسلامی انقلاب کا پیغام۔ جب انھوں نے اوّل اوّل اس پیغام کو عام کرنا شروع کیا تو پولیس ان کو پکڑنے کے لیے گئی اور اُن کے ہاتھوں پیروں کی بیسیوں انگلیوں کے نشانات محفوظ کر لیے۔ اس لیے کہ کیا معلوم یہ شخص آگے چل کر غنڈوں سے زیادہ بڑا مجرم ثابت ہو۔ آج اس کی شاعری کا پورا نامہ اعمال ہمارے سامنے ہے۔ کبھی وہ اس پر پریشان ہوتا ہے کہ اسلام کے چرچوں کے باوجود "بینوں لبھا نہیں اسلام کتے" (یعنی مجھے اسلام عملاً کہیں دکھائی نہیں دیا)۔ کبھی وہ اہلِ مذہب کو بتاتا ہے کہ دین کے لیے سیاست ضروری ہے۔ پھر ساتھ ہی یہ انتباہ بھی کہ میٹھی چال چلنے سے اسلام نہیں آسکتا، بلکہ "اوکھی گھاٹی، مشکل پینڈا، عشق دیاں اسواراں دا"۔ "پاکستان کا مطلب کیا" اور "سیفٹی ایکٹ" سے لے کر "افغانستان روس دا قبرستان" اور "اللہ دے مہمان مہاجر افغان" تک رنگا رنگ نظمیں ہیں جن کا انقلابی لہجہ ایک سا ہے۔ خوبی یہ کہ "اسلامی بھیناں دا گیت"، "کشمیری بھین دی فریاد"، "اسلامی نظام دے قائم کرن وچہ عورت دی ذمہ داری" جیسی نظموں کے ذریعے زندگی کی گاڑی کے دوسرے پہیے کو بھی حرکت میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر چونکہ عبداللہ شاکر "جماعتِ اسلامی" کے فدائی رہے ہیں، لہٰذا بہت سی

نظمیں مولانا مودودی اور جماعت اسلامی پر بھی کہی ہیں۔ نعتیہ جذبے سے بھی خوب لکھا ہے میرا خیال ہے کہ پنجاب کے دیہاتی حلقوں میں عبد اللہ شاکر کے کلام کو تعمیر و اصلاح کے کام کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔

صحیفہ ہمام ابن منبہ رح	تحقیق و ترتیب از ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔ ناشر: ملک سنز

کارخانہ بازار، فیصل آباد۔ قیمت: ۱۰/- روپے

ابو عقبہ ہمام ؒ ابن منبہ براہ راست حضرت ابو ہریرہؓ کے شاگرد تھے اور صحابی مذکور نے جہاں احادیث کا ایک مجموعہ خود اپنے لیے مرتب کر رکھا تھا، وہاں انہوں نے ہمام ابن منبہ جیسے شاگرد کو (ق ۱۰۱ یا ۱۰۲ ھ) ایک سو چالیس حدیثیں سکھائیں۔ علاوہ ازیں ہمامؒ نے حضرت ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، زبیرؓ اور جناب معاویہؓ سے بھی روایات لی ہیں۔

اس صحیفہ کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ آج جو منکرین حدیث و سنت نے یہ کہنا شروع کیا ہے کہ احادیث تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تین سو سال بعد مدون ہوئیں۔ یہ صحیفہ اور اس کے واسطے سے ذخیرۂ حضرت ابو ہریرہؓ کے بالکل ابتدائی وجود کا پتہ چلتا ہے۔ اگرچہ اب نئی تحقیقاتوں (جن میں مصطفیٰ اعظمی کا کام بہت اقدم ہے) نے بہت سے ابتدائی مخطوطات کا سراغ ڈھونڈ نکالا ہے تاہم اس صحیفہ کی اپنی ایک قدر و قیمت ہے۔ کئی سال ہوئے مشہور محقق ڈاکٹر حمید اللہ حال مقیم پیرس نے اسے ایڈٹ کر کے حیدر آباد دکن سے اس کے تین ایڈیشن نکالے۔ راقم کو یاد ہے کہ جب پہلے پہل اس کا نسخہ مجھ تک پہنچا تو میں نے کسی جگہ لکھا تھا کہ آج مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے لیے عید کا دن ہے۔

پروفیسر غلام احمد حریری مندوب حکومت سعودی عرب (برائے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد) نے اس پر ایک معلومات افزا مقدمہ لکھا ہے۔